قرآنِ پاک اور نعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

07-October-2022

جمعہ کے اجتماع میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

جمعہ کا بیان (7 اکتوبر، 2022ء)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجِد کے تحت (مساجِد کے لئے)

قرآنِ پاک اور نعتِ مصطفیٰ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...!

- ...علمِ غیبِ مصطفیٰ
- ...حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے
- ...خدا چاہتا ہے رضائے محمد
- ...حوضِ کوثر کس کو ملے گا؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے 10 دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا اور اُس کے 10 گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے | بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے **قرآنِ پاک اور نعتِ مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس میں ہم حضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیات جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں، مثلاً قرآنِ کریم میں کہیں آپ کو **شفاعت کرنے والا** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو سِراجاً مُّنیرًا

---

1 ...سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم، باب ثواب الصلاۃ، جلد:6، صفحہ:21، حدیث:9892۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:243۔

یعنی چمکتا ہوا سورج فرمایا گیا۔ کہیں آپ کو یٰسٓ و طٰہٰ فرمایا گیا تو کہیں آپ کو مُزَّمِّل و مُدَّثِّر فرمایا گیا، اَلْغَرَض اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جن بے شمار اوصاف اور خصوصیات سے نوازا ہے، ان کے متعلق کچھ سُنیں گے۔ کسی **پنجابی شاعر** نے کیا خوب کہا ہے:

دَساں کی میں مُصطفٰی دی کِڈّی سوہنی شان اے	آپ دی تعریف وِچ سارا ہی قرآن اے
پڑھ کے تُوں ویکھ جھڑا مرضی سِپارہ	قَسَم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **عظمتِ مصطفٰی** سے معمور **کچھ واقعات** سُنتے ہیں، پھر ان سے متعلق **قرآنی آیات** اور اس کے **تفسیر کے مدنی پھول** بھی سنتے ہیں:

یٰاَرَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ اس کے یہ معنی تھے کہ یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہودیوں کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنی رکھتا تھا اور انہوں نے اسی بُری نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہودیوں کی اِصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سُن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سُنا تو اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ یہودیوں نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں جبکہ مسلمان بھی تو یہی

کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں رَاعِنَا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنیٰ کا دوسرا لفظ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم ہوا۔ (1)

چنانچہ پارہ 1، سُورۂ بقرۃ، آیت نمبر 104 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ-وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۰۴) (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:104)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سُنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں درج کچھ علمی فائدے پیشِ خدمت ہیں: (1): انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے (2): وہ الفاظ جن کے دو معنیٰ ہوں، اچھے اور بُرے اور لفظ بولنے میں اس بُرے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ پاک اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے استعمال نہ کئے جائیں (3): یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کا ادب رَبُّ الْعٰلَمِیْن خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے (4): اِس آیت میں اِس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی

1 ... تفسیرِ قرطبی، پارہ، 1، سورہ بقرہ، تحت الآیۃ: 104، جلد: 2، صفحہ: 44 تا 45۔

کفر ہے۔

جبکہ مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیا عظمتِ محبوب ثابت ہوئی کہ پَروَرْدْگارِ عالم کو اپنے محبوب کی شان اس قدر بڑھانا منظور ہے کہ کسی کو ایسی بات کہنے کی اِجازت نہیں دیتا کہ جس کلمہ سے دوسرے کو بدگمانی کرنے کا موقع ملے۔[1]

یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا | طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے
یَاحَبِیْبَ اللہِ اِسمَعْ قَالَنَا | اِلتجاء یا سَیِّدَ الْاَبْرَار ہے
اِنَّنِیْ فِیْ بَحرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ | ناؤ ڈانواں ڈول در منجدھار ہے
خُذْیَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا | نا خُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمِ غیبِ مصطفٰی

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بار تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میری اُمّت کی پیدائش سے پہلے جب میری اُمّت مٹی کی شکل میں تھی، اس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے مذاق کے طور پر کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا،

---

1 ...شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ: 36۔

جبکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتے نہیں۔اس پر حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن (اعتراض) کرتے ہیں ، آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے،اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ حضرت عبداللہ بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر کہا: یَارَسولَ اللہ!صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حُذافہ،پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہوکر عرض کی:یَارَسولَ اللہ!صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اللہ پاک کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دِین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام و پیشوا ہونے پر راضی ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے؟ کیا تم باز آؤ گے؟ پھر منبر سے اُتر آئے، اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔(1)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ حَتّٰى یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۱۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ مسلمانوں کو اسی حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان

1 ... تفسیرِ خازن، پارہ4، سورہ اٰلِ عمران، تحت الآیۃ:179، جلد:1، صفحہ:324۔

لاؤاور پرہیز گاری کروتوتمہارے لئےبڑاثواب ہے۔ | (پارہ:4،سورۂاٰلِ عمران:179)

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ نے جو نکات پیش کئے آیئے، ان میں سے کچھ سنتے ہیں: **(1):** ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب پر اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ انہیں فُلاں چیز کا علم نہیں تھا، منافقین کا طریقہ ہے **(2):** مسلمان کا فرض ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اوصافِ حمیدہ کو بغیر بحث کے مان لے **(3):** ربِّ کریم نے ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت تک کی ہر ہر چیز کا علم عطا فرمایا کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہو وہ پوچھو! اور یہ بات وہی کہہ سکتا ہے کہ جس کا علم مکمل ہو **(4):** قیامت تک کے ایمان لانے والے، ایمان نہ لانے والے اور منافق سب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔[1]

اِمامِ اہلسنت، عاشقِ ماہِ رِسالت، **اِمام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان **حدائقِ بخشش** میں لکھتے ہیں:

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اُتری بَیَانًا لِّکُلِّ شَیئٍ
تفصیل جس میں مَا عَبَر و مَا غَبَر کی ہے[2]

وضاحت: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ بات کرنے والے نے بات نہیں کی تھی مگر آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی بھی پہلے سے خبر تھی اور بات

---

1 ...شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ:54تا55۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:213۔

کرنے والے سے بھی واقف تھے، آپ کی شان یہ ہے کہ کائنات کے ہر خشک و تر کو جانتے ہیں۔ اور اللہ پاک نے انہیں قرآنِ پاک کی صورت میں ایسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے کہ جس میں ہر شے کا واضح بیان موجود ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اہلِ مدینہ پہاڑ سے آنے والے پانی سے باغوں میں آبپاشی کرتے تھے۔ وہاں ایک انصاری کا حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جھگڑا ہوا کہ کون پہلے اپنے کھیت کو پانی دے گا۔ یہ معاملہ حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور پیش کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پہلے پانی کی اجازت اس لئے دی گئی کہ ان کا کھیت پہلے آتا تھا، اس کے باوجود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصاری کے ساتھ بھی احسان کرنے کا فرمادیا، لیکن مجموعی فیصلہ انصاری کو ناگوار گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجود اس کے کہ فیصلے میں حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی، لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔[1] اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا	ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے

---

1 ... بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اشار الامام بالصلح، صفحہ:698، حدیث:2708۔

مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ (پارہ،5، سورۂ نساء:65)	آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں ہے کہ:(1): اللہ پاک نے اپنے ربّ ہونے کی نسبت اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف فرمائی اور فرمایا: اے حبیب! تیرے ربّ کی قسم۔ یہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم شان ہے کہ اللہ پاک اپنی پہچان اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سے کرواتا ہے(2): اللہ پاک نے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض قرار دیا اور اس بات کو اپنے ربّ ہونے کی قسم کے ساتھ پختہ کیا(3): اللہ پاک نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننے سے انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا(4): رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دل و جان سے ماننا ضروری ہے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اسی لئے آیت کے آخِر میں فرمایا کہ پھر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے متعلق کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے تسلیم کرلیں(5): اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی احکام کا ماننا فرض ہے اور ان کو نہ ماننا کفر ہے نیز ان پر اعتراض کرنا، ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔[1]

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب	یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا[2]

وضاحت: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام جہان کے خالق و مالک کے حبیب

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ،5، سورہ نساء، تحت الآیۃ:65، جلد:2، صفحہ:239تا240۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:16۔

ہیں، یوں آپ تمام جہان کے مالک ہوئے۔ کیونکہ محب کی ہر شے محبوب کی ہی ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

پیارے اسلامی بھائیو! تفسیر صِرَاطُ الْجِنان میں ہے کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کردیں۔ البتہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی خواہش یہ تھی کہ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس امید میں باربار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانہ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔[1] وہ آیتِ کریمہ جو نازل ہوئی وہ یہ ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ | ترجَمۂ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا

---

1 ... تفسیرِ صراط الجنان، پارہ، 2، سورہ بقرہ، تحت الآیۃ: 144، جلد: 1، صفحہ: 233۔

قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:144)	آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُاللہ عَلَیۡہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو نکات بیان فرمائے ہیں، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں: (1): اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام لوگ قانون کے پابند ہوتے ہیں اور قانون مرضیِ محبوب کا منتظِر ہے (2): کعبہ کو جو یہ عزت ملی کہ تمام اولیاء، غوث و قطب اس کی طرف گردنیں جھکاویں یہ محبوب کے صدقہ سے ملی، ان کی مرضی نے کعبہ کو قیامت تک کے لئے قبلہ بنادیا۔[1]

آپ کا چاہا ربّ کا چاہا | ربّ کا چاہا آپ کا چاہا
ربّ سے ایسی چاہت والے | تم پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو پورا قرآن حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔ آیئے! اس کی مزید کچھ جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

1 ...شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ:42۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ:89۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ (پارہ:30،سورۂ کوثر:1)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شُمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شُمار خوبیاں عطا فرمائیں اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خَلق پر تمہیں افضل کیا، حُسنِ ظاہِر بھی دیا، حُسنِ باطِن بھی عطا فرمایا، نسبِ عالی بھی دیا، نبوت کا اعلیٰ مرتبہ بھی، کتاب بھی عطا فرمائی اور، حکمت بھی، سب سے زیادہ علم بھی دیا اور سب سے پہلے شفاعت کرنے کا اختیار بھی، حوضِ کوثر جیسی عظیم نعمت بھی دی اور مقامِ محمود بھی، کثرتِ اُمّت بھی آپ کا حصہ ہے اور دُشمنانِ اسلام پر غلبہ بھی آپ کو عطا کیا کثرت کے ساتھ فتوحات بھی آپ کے لئے ہیں اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں آپ کو ایسی عطا فرمائی جن کی انتہاء نہیں۔(1) اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلسنت، اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعطی یہ ہیں قاسِم ۔۔۔ رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر ۔۔۔ ساری کثرت پاتے یہ ہیں(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حوضِ کوثر کس کو نصیب ہوگا؟

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت کچھ عطا کیا گیا

1 ...خزائن العرفان، صفحہ:1122 خلاصۃً۔
2 ...الاستمداد، صفحہ:6۔

اور بہت کچھ عطا کیا جائے گا۔ آیئے سُنتے ہیں **حوضِ کوثر** کیا ہے! **اللہ** پاک نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک حوض عطا فرمایا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں یعنی میٹھا، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔[1]

قِیامت کے دن جب نَفسا نفسی کا عالَم ہو گا اور گرمی کی شِدّت سے لوگوں کی زبانیں سُوکھ کر کانٹا بَن چکی ہوں گی ایسے وقت میں وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔ روایات میں ایسی نیکیوں کا بیان موجود ہے جن کی برکت سے جامِ کوثر نصیب ہو گا، ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ❀ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **دُرودِ پاک کی کثرت** کرنے والا ہو گا ❀ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **روزے دار کو کھانا کِھلانے** والا ہو گا ❀ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **غیر ضروری گفتگو** سے بچتا ہو گا ❀ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **راہِ خدا کے مُسافروں کو پانی پِلانے** والا ہو گا۔[2]

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا | پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

❶…کتاب العقائد، صفحہ:36۔
❷…ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1441ھ، صفحہ:21۔
❸…الاستمداد، صفحہ:7۔

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیارے اسلامی بھائیو! ربّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی ❀ کہیں تو کئی کئی آیات میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت موجود ہے ❀ تو کہیں پوری پوری سورت ہی محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی ہے ❀ کہیں محبوب کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے ❀ تو کہیں محبوب کے مبارک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے ❀ کہیں محبوب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت و رفعت کو بیان فرمایا ہے ❀ تو کہیں محبوب کے مُبارک چہرے کی قسم بیان فرمائی ❀ کہیں محبوب کی رات کی تاریکی میں عبادت کرنے کو بیان فرمایا ❀ تو کہیں محبوب کے خُلقِ عظیم کو بیان فرمایا ہے ❀ کہیں اپنے محبوب کی تعظیم کے بارے میں ایمان والوں کو بتایا ❀ تو کہیں اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی اطاعت کو لازم قرار دیا ❀ کہیں محبوب کی سیاہ زلفوں کا تذکرہ فرمایا تو کہیں محبوب کے معراج پر جانے کو بیان فرمایا ❀ کہیں حضور کے مومنوں پر رؤف و رحیم ہونے کو بیان فرمایا ❀ تو کہیں اپنی مَحبّت کا معیار اپنے محبوب کی اِتّباع کو قرار دیا، اَلْغَرَض سارا قرآن حضور کی نعت ہے۔

سورۂ وَالضُّحٰی ہی کو دیکھ لیجئے، یہ مکمل سورت ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی 2 آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مُصطَفٰے کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مُبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ ربِّ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ (پارہ:30، سورۂ والضحٰی:1تا2)	تَرجَمۂ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

ان آیات میں چاشت اور رات کی تاریکی سے کیا مراد ہے، اس بارے میں مفسرین اور علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ حضرت امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **تفسیرِ کبیر** میں فرماتے ہیں: **وَالضُّحٰى** سے مراد ہے مُصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روشن چہرے کی قسم اور **وَالَّیْل** سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیاہ زلفوں کی قسم۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! اللہ پاک نے کیسے پیارے انداز میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے اور خوبصورت زُلفوں کی قسم بیان فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں اور آپ سے تعلق رکھنے والی مختلف چیزوں کی قسم بھی یاد فرمائی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجئے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ:25، سورۂ زخرف:88)	تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے ربّ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک عمر کی قسم یاد فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی

[1]... تفسیرِ کبیر، پارہ 30، سورہ والضحٰی، تحت الآیۃ: 1 تا 2، جلد: 11، صفحہ: 191۔

(پارہ:14،سورۂ حجر:72)	قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُقدّس شہر کی قسم یاد فرمائی اور اِرشاد فرمایا:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (پارہ:30،سورۂ بلد:1)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔

اللہ پاک نے نبیِ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۝ (پارہ:30،سورۂ عصر:1)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه اسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحٰے ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم[1]

وضاحت: اے میرے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! قرآنِ مجید میں شَمْس و ضُحٰی فرما کر اللہ پاک نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیْل فرما کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خم دار سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کا دستور ہے کہ بادشاہ جب اپنے درباریوں میں سے کسی کو اپنی عنایتوں سے مخصوص کرتے ہیں تو اسے ایسے خاص اِنعامات عطا کرتے ہیں، جس سے

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:80۔

اس کی قدر و منزلت ہر شخص پر ظاہر ہو جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی ممتاز ہو جائے اور وہ کمالات اور مراتِب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چُنے ہوئے درباریوں کو وہ دینے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مرتبوں سے سرفراز کرتا ہے، اسی طرح بادشاہِ حقیقی یعنی اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق سے زیادہ اِنعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مشرف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف اَلقابات کے ساتھ اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ

✽ سورۂ فتح آیت نمبر 29 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** فرمایا ✽ تو سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 33 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو **مصطفٰی** قرار دیا گیا ✽ سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 179 میں **مجتبٰی** فرمایا ✽ تو سورۂ جن آیت نمبر 27 میں آپ کو **مرتضٰی** کے لقب سے یاد کیا گیا ✽ سورۂ بَنِیْ اِسْرَائِیْل آیت نمبر 1 میں **عبدِ کامل** ✽ تو سورۂ مَائِدَہ آیت نمبر 15 میں آپ کو **نور** فرمایا گیا ✽ سورۂ نِسَاء آیت نمبر 174 میں **بُرہان** یعنی واضح دلیل ✽ تو سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 40 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو **خَاتَمُ النَّبِیّٖن** فرمایا گیا ✽ سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 45 میں شاہِد یعنی **حاضِر و ناظِر**، **سراجِ مُنیر** یعنی چمکتا ہوا سورج اور **داعِی اِلَی اللّٰہ** یعنی اللہ پاک کی طرف بُلانے والا فرمایا گیا ✽ سورۂ یٰسٓ آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **یٰسٓ** ✽ تو سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں **طٰہٰ** فرمایا گیا ✽ سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں **بشیر** یعنی خوشخبری سنانے والا اور **نذیر** یعنی ڈر سنانے والا فرمایا گیا

ہے ❁ سورہ مُزّمّل آیت نمبر 1 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو **مُزَّمِّل** ❁ توسورۂ مُدّثّر آیت نمبر 1 میں **مُدَّثِّر** فرمایا گیا ہے ❁ سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مومنوں پر اپنا **احسان** قرار دیا ❁ توسورۂ انبیاء آیت نمبر 160 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام عالمین کیلئے **رَحمت** قرار دیا ❁ سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ کو **صاحبِ خُلقِ عظیم** فرمایا ❁ توسورۂ بَنِی اِسْرائیل آیت نمبر 1 میں **صاحبِ معراج** فرمایا گیا ❁ سورۂ بَقَرہ آیت نمبر 33 میں **دُعائے ابراہیمی** ❁ توسورۂ صَفّ آیت نمبر 6 میں **بشارتِ عیسٰی** فرمایا گیا ❁ سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں **صاحبِ کوثر** ❁ توسورۂ بَنِی اسرائیل آیت نمبر 79 میں **صاحبِ مقامِ محمود** قرار دیا گیا۔اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ | اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں | اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور مدحتِ مصطفٰی

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قرآنِ کریم میں خود ربّ کریم اپنے محبوب کی تعریف فرمارہا ہے، اپنے محبوب کے اوصاف، شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں بیان فرمارہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جن کی تعریف خود اُن کا ربّ فرمائے تو کسی انسان کے بس کی

---

(1)... حدائقِ بخشش، صفحہ: 238۔

بات نہیں کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کا حق ادا کر سکے۔اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور	تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی[1]

وضاحت: اس شعر میں اعلیٰ حضرت اپنی ذات کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے احمد رضا! تُو جتنی بھی اپنے آقا کی تعریف کر لے، لیکن تجھ سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کا ربّ ہی ان کی تعریف فرماتا ہے تو اور کوئی کس طرح ان کی ثناخوانی کا حق ادا کر سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے ، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو ان کی فضیلت کون شمار کر سکتا ہے؟

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **شفاء شریف** میں لکھتے ہیں: حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ تَقْدِیْرِ فَضْلِهٖ عَلَیْهِ وَخَرِسَتِ الْاَلْسُنُ، یعنی اللہ پاک کا جو فضل حضور عَلَیْہِ السَّلَام پر ہے،اس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔[2]

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَروَر کہوں کہ مالک و مَولیٰ کہوں تجھے	باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری	حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامُشی	چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا	خالق کا بندہ خَلق کا آقا کہوں تجھے[3]

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:153۔
2 ...الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، جلد:1، صفحہ:103۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:174 تا 175۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک ہمیں نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبّت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہ وآلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پانی کے اسراف سے بچنے کے متعلق چند مدنی پھول

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) آقا عَلَیْہِ الصلوٰۃُ والسَّلام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔[2] (2) وُضو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور یہ کام شیطان کی طرف سے ہے[3]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر وَقف کے پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بالاِتّفاق حرام ہے ٭ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے[4] ٭ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ

---

1 ... مشکوۃ، ایمان کی کتاب، کتاب و سُنّت کو مضبوط تھامنے کا باب، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
2 ... سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سننھا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء، صفحہ: 79، حدیث: 424۔
3 ... کنزالعمال، جلد: 9، صفحہ: 144، حدیث: 26255۔
4 ... وضو کا طریقہ، صفحہ: 42۔

بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے ❊ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہیں ❊ مِسواک، کُلّی، غرغرہ، ناک کی صفائی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو، یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے ❊ سردیوں میں وُضو یا غُسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے ❊ نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت جلد:3حصہ 16** اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

قرض ہو گا ادا آ کے مانگو دعا | پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
قرض کا بار ہو، بے کسی یار ہو | چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔